بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

روزنامہ

الفضل

قادیان

یوم شنبہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵

ٹیلیفون نمبر ۳۲

جلد ۳۵	۲۵ ماہ صلح ۱۳۲۶ ہش	۲ ربیع الاول ۱۳۶۶ھ	۲۵ جنوری ۱۹۴۷ء	نمبر ۲۱

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۲۴ جنوری۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۴½ بجے شام بذریعہ فون دریافت کرنے پر معلوم ہوا۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

قادیان ۲۴ ماہ صلح۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے فالحمد للہ

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

آج پروفیسر باوڈل صاحب ایف آر ایس نے کالج ہال میں ریاضی کے موضوع پر ایک دلچسپ اور عالمانہ تقریر کی۔

بروز ہفتہ ۲۵ جنوری ۸ بجے شام بعد نماز عشا کالج ہال میں جناب مولوی عبد الرحیم صاحب نیر بذریعہ میجک لنٹرن تقریر کرینگے۔

تقریر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ

زمین کی عمر

اللہ تعالےٰ کے قول و فعل میں کوئی تضاد نہیں

فرمودہ ۱۸ دسمبر ۱۹۴۶ء بعد نماز مغرب

(مرتبہ:۔ مولوی عبد العزیز صاحب مولوی فاضل)

۱۸ دسمبر ۱۹۴۶ء کو بعد نماز مغرب مسجد اقصےٰ میں ڈاکٹر میلا رام صاحب پی۔ ایچ۔ ڈی۔ پروفیسر طبیعات ایف سی۔ کالج نے زمین کی عمر کے متعلق لیکچر دیا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جلسہ کی صدارت فرمائی۔ ڈاکٹر صاحب کی تقریر کے بعد دوستوں کو سوالات کا موقعہ دیا گیا۔ لیکن سوائے ڈاکٹر عبد الاحد صاحب پی۔ ایچ۔ ڈی کے کسی نے سوال نہ کیا۔ کچھ دیر کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز صدارتی تقریر کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا۔

معلوم ہوتا ہے کہ دوست سوال کرنا ہی نہیں چاہتے۔ اس سے قبل جب ڈاکٹر کچلو صاحب نے

اٹامک انرجی کے متعلق

تقریر کی تھی۔ تو ان پر تو بہت سے سوالات کئے گئے تھے۔ لیکن اب زمین کی عمر کے متعلق تقریر کی گئی ہے۔ تو اس کو سنکر دوست خاموش ہو گئے ہیں۔ اور سوائے ڈاکٹر عبد الاحد صاحب کے کسی نے سوال نہیں کیا۔ علم النفس کی رو سے اس کی دو وجوہات ہیں۔ یا تو انسان مرعوب ہو کر بولنا شروع کر دیتا ہے۔ اور یا بالکل خاموش ہو جاتا ہے اب کوئی سائیکالوجی کا ماہر ہی معلوم کر سکتا ہے۔ کہ اس خاموشی کی کیا وجہ ہے

سائنس کا نقطۂ نگاہ

جو ڈاکٹر صاحب نے بیان کیا ہے وہ دلچسپ معلوم ہوتا ہے۔ جہاں تک مذہب کا تعلق ہے ہمیں اس نقطۂ نگاہ سے اختلاف کرنے کی کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی۔ اور نہ ہی ہم اس کے صحیح ماننے پر مجبور ہیں۔

مذہبی لحاظ سے

یہ تحقیق ہمارے لئے پریشانی اور گھبراہٹ کا موجب نہیں بن سکتی۔ ہو سکتا ہے کہ بعض لوگوں کے دلوں میں یہ خیال پیدا ہو کہ مذہبی کتب میں تو دنیا کی عمر

چھ ہزار سال

بیان کی گئی ہے۔ اور اب سائنس کروڑوں اور اربوں سال بیان کرتی ہے۔ اس کے متعلق دو باتیں یاد رکھنی چاہئیں۔ پہلی یہ کہ چھ ہزار سال اس مادی دنیا کی عمر نہیں۔ جو مٹی اور مختلف دھاتوں سے بنی ہے۔ اس کی عمر بے شک کروڑوں اربوں بلکہ اس سے زیادہ ہو ہمیں اس سے تعلق نہیں۔ چھ ہزار سال جن کا مذہبی کتب میں ذکر ہے۔ وہ آدم سے لے کر موجودہ حالت تک چھ ہزار سال بنتے ہیں۔ اس لحاظ سے ان

دونوں عمروں میں

کوئی ٹکراؤ پیدا نہیں ہوتا۔ ہم جو دنیا کی عمر چھ ہزار سال کہتے ہیں۔ تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے۔ کہ ہمارا وہ آدم جس سے ہماری تہذیب و تمدن کی ابتدا ہوئی۔ اس پر چھ ہزار سال گزرے ہیں۔ ورنہ ہمارا اس سے یہ مطلب نہیں ہوتا۔ کہ ہمارے اس آدم سے پہلے کوئی آدم نہیں تھا۔ اس کی مثال ہم یوں سمجھو کہ لوگ کہتے ہیں۔ کہ فلاں وقت میں ہمارا پردادا ہندوستان میں آیا۔ تو کیا اس کا یہ مطلب ہوتا ہے۔ کہ پردادا سے پہلے اس کے باپ دادا کوئی نہ تھے۔ اس کا مطلب صرف یہ ہوتا ہے۔ کہ وہ

تاریخی شخص

فلاں وقت میں ہندوستان میں آیا۔ ورنہ اس کا خاندان تو پہلے سے موجود تھا۔ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ آدم جس کا قرآن کریم میں ذکر ہے۔ وہ انسانی ابتداء والا آدم نہیں۔ بلکہ وہ اس تہذیب و تمدن کی ابتدا کرنے والا ہے۔ جو ہوتے ہوتے چھ ہزار سال میں ہم تک پہونچی۔ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ مخلوق جس میں آدم مبعوث کیا گیا ترقی یافتہ نہ تھی اس میں

تہذیب و تمدن

نام کو نہ تھا۔ وہ جن تھے غاروں میں رہتے تھے۔ اور سطح زمین پر گاؤں بنا کر نہیں رہتے تھے۔ اور ابھی انسانی دماغ کا ارتقا ایسا نہیں ہوا تھا۔ کہ وہ سوسائٹی بنائیں اور اپنے اندر تقسیم عمل کریں۔ بلکہ جس طرح شیر چیتے اور بھیڑیئے جنگل میں پھرتے ہیں۔ اور سوسائٹی بنا کر نہیں رہتے۔ یہی حال ان لوگوں کا تھا۔ وہ بالکل الگ الگ طور پر غاروں میں زندگی بسر کرتے تھے۔ حضرت آدمؑ کی آواز پر جن لوگوں نے اس تہذیب و تمدن کو قبول کر لیا۔ وہ انسان کہلائے۔ اور جن لوگوں نے آپ کی باتیں ماننے سے انکار کیا۔ قرآن کریم نے ان کا نام جن رکھا ہے۔ کیونکہ وہ مخفی طور پر غاروں میں رہنے کو زیادہ پسند کرتے تھے۔ اور جو لوگ حضرت آدمؑ کی پیروی میں سطح زمین پر گاؤں کی صورت میں رہنے لگے وہ بشر اور انسان کہلائے

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے شائع کیا۔

پس قرآن کریم کی کسی آیت سے یہ ثابت نہیں کہ حضرت آدمؑ سے پہلے مخلوقات نہ تھی۔ اور جو جنوں اور انسانوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس سے مراد دو قسم کی مخلوقات نہیں۔ بلکہ دو قسم کے تمدنوں اور اخلاقی حالتوں کا ذکر ہے۔ حضرت آدم کے زمانہ میں سیدھا سادا قانون تھا۔ کہ مل کر رہو۔ ایک دوسرے کی امداد کرو۔ گاؤں کی صورت میں زندگی بسر کرو۔ اگر تم ایسا کرو گے۔ تو تم کو

بھوک پیاس اور لباس

وغیرہ کی دقتیں نہ رہیں گی۔ وہ قانون بہت ہی آسان تھا۔ اور اس میں کسی قسم کی باریکی اور پیچیدگی نہ تھی۔ اس وقت کے دماغ کے لحاظ سے وہی قانون رائج ہو سکتا تھا۔ جب حضرت آدمؑ نے یہ قانون لوگوں کے سامنے پیش کیا۔ تو کچھ کے دماغ مان گئے۔ اور انہوں نے حضرت آدمؑ کی پیروی کرنا منظور کر لیا۔ وہ لوگ

حضرت آدمؑ کی اولاد

بن کر آدمی کہلائے۔ اور نہ ماننے والے جنات کہلائے۔ قرآن کریم فرماتا ہے۔ کہ انسانوں اور جنوں دونوں کی نسل ایک وقت دنیا میں جاری رہے گی۔ اور اس لئے نبی کے وقت اس پر ایمان لانے یا نہ لانے سے انکی حالت بدلتی رہے گی۔ پس جب بھی کوئی نیا نبی آتا ہے۔ کچھ لوگ اس نبی پر ایمان لا کر آدمی بن جاتے ہیں۔ اور کچھ لوگ انکار کر کے جنوں میں داخل ہو جاتے ہیں۔ پس دنیا کی چھ ہزار سال کی عمر سے مراد یہ تہذیب و تمدن کا سلسلہ ہے۔ اور اس سے آگے تفصیل کے متعلق مذہب خاموش ہے۔ یا کم سے کم اس وقت تک ہمیں اس کی تفصیل مذہب سے معلوم نہیں ہے۔ جب سے انسان کسی شریعت کا پابند ہوا۔ وہ چھ ہزار سال کا زمانہ ہے۔ اس سے پہلے کا انسان شریعت کا حامل نہ تھا۔ پس مذہب کو اس زمانہ سے کوئی واسطہ نہیں۔

سائنسدان

اور علم حساب والے اور جغرافیہ والے بے شک تحقیقات کرتے رہیں۔ کیونکہ مذہب کا تعلق تو روحانیت کے ساتھ ہے۔ اور روحانی دنیا کے لئے مادی چیزوں کا عالم ہونا ضروری نہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے مذہب میں سائنس اور جغرافیہ اور حساب نہیں سکھایا۔ بلکہ ان کے متعلق انسان کو اختیار دے دیا۔ کہ تم خود

اپنی کوشش سے

ان علوم کو حاصل کرو۔ پس مذہب کے دائرہ میں ان علوم کو کوئی اہمیت حاصل نہیں۔ یہ ضروری نہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اعلیٰ تعلق قائم کرنے کے لئے اعلیٰ درجہ کی فزکس یا کیمسٹری جاننا بھی ضروری ہو۔ اگر یہ ہوتا۔ تو بہت ہی محدود اشخاص اللہ تعالیٰ تک پہنچ سکتے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس مصیبت میں نہیں ڈالا۔ اور اپنا رستہ اپنا آسان کر دیا ہے۔ کہ معمولی عقل کا انسان بھی ان عبادات پر کاربند ہو کر اور ان اخلاق کو اپنے اندر پیدا کر کے اللہ تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے۔ جو مذہب نے سکھائے ہیں۔ پس مذہب نے تو اپنے

روحانی دور کی ابتداء

بیان کی ہے۔ اس سے آگے کیا تھا۔ مذہب کو اس سے کوئی سروکار نہیں۔ کیونکہ اس سے پہلے کا دماغ شریعت کا حامل نہ تھا۔ اس لئے یہ بحث مذہب کے دائرہ سے خارج ہے۔ اگر ایک مادی صورت کا انسان پاگل ہو جائے۔ تو کیا لوگ اس کے سامنے قرآن کریم پیش کرتے ہیں۔ اور اسے تبلیغ کرتے ہیں۔ کہ وہ اس شریعت کو مانتا ہے یا نہیں۔ کوئی عقلمند اس کے سامنے قرآن کریم پیش نہیں کرتا۔ کیونکہ وہ جانتا ہے۔ کہ اس کا دماغ اب ایسی حالت میں ہے۔ کہ وہ شریعت کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ حالانکہ وہ انسان چلتا پھرتا ہے۔ کھاتا پیتا ہے۔ سانس لیتا ہے۔ لیکن اس کو لوگ انسانیت سے خارج سمجھتے ہیں۔ ڈاکٹری حکومت کے دائرہ میں تو وہ شامل ہو گا۔ لیکن

روحانی دنیا کی حکومت

میں شامل نہیں ہو گا۔ کیونکہ وہ اس کے دائرہ عمل سے باہر ہے۔ اسی طرح آدم سے پہلے کا میدان ناطق تھا۔ دوسرا جواب یہ ہے۔ کہ اسلام یہ نہیں کہتا۔ کہ وہ آدم جو ہمارا آدم ہے۔ اسی سے نسل انسانی چلی ہے۔ اس سے پہلے کوئی مخلوق نہ تھی۔ حضرت محی الدین صاحب ابن عربی نے کشف میں دیکھا۔ کہ میں خانہ کعبہ کا طواف کر رہا ہوں۔ اور بھی بہت سے لوگ طواف کر رہے ہیں۔ کسی نے مجھے بتایا۔ کہ حضرت آدمؑ بھی خانہ کعبہ کا طواف کر رہے ہیں۔ میں نے کشف میں ایک نوجوان آدمی سے پوچھا۔ کہ حضرت آدمؑ کہاں ہیں۔ میں ان سے ملنا چاہتا ہوں۔ جس شخص سے میں نے سوال کیا۔ اس نے کہا آپ کس آدم کے متعلق پوچھتے ہیں۔

آپ کا آدم کونسا ہے

یہاں تو کئی ہزار آدم ہیں۔ اب دیکھو۔ اگر کئی ہزار آدم سمجھے جائیں۔ اور پھر ایک آدم کا زمانہ کئی ہزار سال کا سمجھا جائے۔ تو دنیا کی عمر کروڑوں اور اربوں تک پہنچ جاتی ہے۔ پس مذہب کو تو اس وقت سے تعلق ہے۔ جس وقت سے انسانی دماغ ارتقاء کی طرف مائل ہوا۔ اگر ہم یہ سمجھ لیں۔ کہ

کئی ہزار آدم

کروڑوں اور اربوں سالوں میں پیدا ہوئے۔ تو بھی ضروری نہیں۔ کہ دنیا کی عمر وہی ہو۔ کیونکہ یہ ضروری نہیں۔ کہ جس دن پہلا آدم پیدا ہوا۔ اسی دن زمین و آسمان پیدا ہوئے ہوں۔ بلکہ اس سے زمین و آسمان بہر حال پہلے ہوں گے۔ پھر یہ معلوم کرنا کہ زمین و آسمان اس سے کتنی دیر پہلے بنے بالکل اندھیرے میں ہاتھ پاؤں مارنے کے مترادف ہے۔ پس ہمارے نقطہ نگاہ اور ڈاکٹر صاحب کے پیش کردہ نقطہ نگاہ میں بالکل ٹکراؤ نہیں۔ بعض سوالات میں بھی ڈاکٹر صاحب سے پوچھنا چاہتا تھا۔ لیکن پھر کسی دوسری ملاقات میں پوچھوں گا۔ بہر حال یہ بات غلط ہے۔ کہ

سائنس کا اور مذہب کا آپس میں ٹکراؤ

ہو جاتا ہے۔ مذہب خدا تعالیٰ کا قول ہے۔ اور سائنس خدا تعالیٰ کا فعل ہے۔ ان

دونوں میں تضاد نہیں

ہو سکتا۔ مثلاً اب ڈاکٹر صاحب نے بیان کیا ہے۔ کہ ہم تحقیقات کرتے کرتے یہاں تک پہنچے ہیں۔ کہ دنیا کی عمر بیس ارب ہے۔ ہمیں اس میں اللہ تعالیٰ کے قول و فعل میں کوئی تضاد نظر نہیں آتا۔ لیکن اگر کوئی مقام ایسا آ جائے۔ جہاں یہ معلوم ہو۔ کہ خدا تعالیٰ کے قول سے اس کا فعل متضاد ہے۔ تو ہم یہی سمجھیں گے۔ کہ یا ہم مذہب والوں نے سمجھنے میں غلطی کھائی ہے۔ یا سائنس والوں نے سمجھنے میں غلطی کھائی ہے۔ اور نئی تحقیق یا نیا الہام اس پر روشنی ڈال کر اس الجھن کو دور کر دیگا۔ دوسرے ہمارے لئے یہ بھی ضروری نہیں، کہ ہم سائنس کی ہر تھیوری کو صحیح مان لیں۔ مثلاً ایک شخص کہتا ہے۔ کہ میں لاہور گیا تھا۔ اب یہ بات تو ظاہر ہے۔ کہ وہ لاہور جا سکتا تھا۔ لیکن یہ ضروری تو نہیں۔ کہ وہ لاہور گیا ہو۔ ممکن ہے کہ وہ لاہور نہ گیا ہو۔ اور جھوٹ بول رہا ہو۔ پس اس کے یہ کہہ دینے سے کہ میں لاہور گیا تھا۔ یہ لازم نہیں آتا۔ کہ ہم اسکی

بات ضرور مان لیں

اسی طرح سائنس کی بہت سی باتیں تھیوریاں ہوتی ہیں۔ یعنی عقلی نظریات سے زیادہ نہیں ہوتیں۔ اس کا عقلاً ممکن ہونا بے شک ثابت ہو۔ لیکن اس کے یہ معنی نہیں۔ کہ حقیقتاً واقعات بھی اسی طرح گزرے ہیں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک ضروری ارشاد

تحریک جدید کے مجاہدین اور جماعتیں فوری توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اعلان کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ کہ چونکہ تحریک جدید کے دفتر اول کے تیرھویں سال اور دفتر دوم کے تیسرے سال کے لئے وعدہ کرنے کی آخری تاریخ ۱۰ فروری قریب آ رہی ہے۔ اس لئے جن احباب اور جماعتوں کی طرف سے تاحال وعدے نہیں بھجوائے گئے۔ وہ فوراً وعدے بھجوا دیں۔

پس جو بات مذہب کے خلاف ہو۔ اور دلائل عقلیہ سے اس کا امکان ثابت ہو ہم اس کے متعلق یہ کہنے کا حق رکھتے ہوں کہ یہ بات ہم اس وقت تک ماننے کے لئے تیار نہیں۔ جب تک قطعیت الدلالت امور سے ثابت ہو یا مذہب اس کی تائید کرے۔ الغرض دنیا کی عمر ۳ کروڑ سال ہو یا ۳ ارب سال ہو۔ وہ مذہب کے پیشکردہ نقطہ نگاہ کے خلاف نہیں۔ کیونکہ ہم یہ جانتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ کی صفت خالقیت محدود نہیں۔

اللہ تعالےٰ ازلی ابدی ہے

اور وہ ہمیشہ سے خالق ہے۔ اور ایک ایسے عرصہ سے اس کی صفت خالقیت کام کر رہی ہے۔ جس کا احاطہ نہیں کیا جا سکتا۔ اگر ہم یہ بھی کہیں کہ دنیا بیس ارب سال سے ہے تو اس سے اللہ تعالےٰ کی صفت خالقیت محدود ہو جاتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ بیس ارب سال ازل کے مقابلہ میں اتنی بھی حیثیت نہیں رکھتے۔ جتنی سمندر کے مقابلہ میں ایک قطرہ پس اگر اللہ تعالےٰ کی صفت خالقیت ازل سے کام کر رہی ہے۔ تو ہم دنیا کی پیدائش کی تاریخ معلوم نہیں کر سکتے۔ کیونکہ یہ اتنے

لمبے حساب کی چیز

ہے۔ کہ یہاں اربوں اور کھربوں کا تو سوال ہی نہیں۔ اگر ایک حساب دان اپنی پیدائش سے لے کر اپنی موت تک بھی حساب لگاتا رہے۔ تو بھی وہ صحیح تاریخ نہیں نکال سکتا۔ میرے نزدیک ازل کے مقابلہ میں حساب لگانا وقت کو ضائع کرنا ہے۔ کیونکہ ہمارا خدا ازلی اور ابدی خدا ہے۔ اور اس کی مخلوق بھی اس کے ساتھ ازل سے ہے۔ کیونکہ اگر ہم یہ مانیں۔ کہ ایک زمانہ ایسا بھی آیا۔ کہ جب خدا تعالےٰ ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھا رہا۔ تو یہ اللہ تعالےٰ کی شان کے منافی ہوگا۔ اور بے کار خدا خدا نہیں ہو سکتا۔

---

۴۴ مقامی جماعتوں کے سکرٹریان مال کا یہ فرض ہوگا کہ ماہ رمضان المبارک کے آخیر تک تمام صاحب نصاب احباب کی فہرستیں مع رقم زکوٰۃ واجب الادا نظارت بیت المال میں بھجوا دیں۔

ناظر بیت المال قادیان

مدیر اصلاح کشمیر کا ایک اور خط

محترمی جناب تنویر صاحب۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

"کشمیر سے ایک خط" کے عنوان سے ایک نوٹ چند دن ہوئے ارسال خدمت کر چکا ہوں۔ اگرچہ محترم صابر صاحب کا بیان بھی اس سلسلہ میں شائع ہو چکا ہے۔ اور انہوں نے بھی اس امر کی تردید فرمائی ہے۔ کہ یاڑی پورہ میں گورگانی ایم۔ اے کوئی نہیں۔ تاہم میرے مرسلہ نوٹ کو بھی ضرور شائع فرما کر ممنون فرمائیں۔ یہ نوٹ صابر صاحب کے مضمون سے کسی قدر جداگانہ ہے۔ مجھے اس کے شائع کرانے کی یہاں کے حالات کے لحاظ سے خاص ضرورت ہے یوں بھی گورگانی کے وجود کی تکرار سے تردید ہو جائے تو کوئی ہرج نہ ہوگا۔

آپ کی خاص اطلاع کے لئے عرض کردوں کہ میں نے گورگانی کا مزید کھوج لگایا تھا۔ تو معلوم ہوا۔ ایک شخص میر محمد عبداللہ جس کے بیٹے کا نام ظفر ہے۔ اور اصلی باشندہ یہ شخص "گاگرن" کا ہے۔ اس نے اپنا مخفی نام بہائی تعلیم کے مطابق میرزا ابوظفر ایم۔ اے گرگانی رکھا ہوا ہے۔ یہ شخص کوئی زیادہ قابل توجہ انسان نہیں۔ اب اس نے ایک ایسا نام اختیار کیا ہے۔ جس سے یہ فی الحال اخبارات میں چھپ رہا ہے۔ یاد رہے۔ کہ اب یہ شخص مستقل طور پر فی الواقع یاڑی پورہ کا ہی باشندہ ہے۔ میر سے "مرزا" محمد عبداللہ سے ایم۔ اے "گاگرنی" سے "گورگانی" بنانا اسی شخص کا کام ہے

عبدالغفار مدیر اصلاح سری نگر

میں ہستی کے تاروں کو سلجھا رہا ہوں

از جناب ذوالفقار علی خان صاحب گوہر

غلط ہے یہ کہ بہت لُٹا جا رہا ہوں
میں کچھ کھو رہا ہوں تو کچھ پا رہا ہوں

کوئی کھینچتا اس رہِ عاشقی میں
لئے جا رہا ہے چلا جا رہا ہوں

تھپیڑوں میں موجوں کے بحرِ فنا میں
بہا جا رہا ہوں بہا جا رہا ہوں

خدا لاج رکھ لے میری بیکسی کی
نئے دَور میں عشق کے جا رہا ہوں

محبت سے کوئی بلانے لگا ہے
چلا ہوں یہ کہتا حضور آ رہا ہوں

محبت کے آداب و آئینِ الفت
ستم پروروں کو میں سمجھا رہا ہوں

غذا مل رہی ہے محبت میں اچھی
کہ خونِ جگر پی کے غم کھا رہا ہوں

لباسِ خرد کو مگر چاک کر کے
میں ہستی کے تاروں کو سلجھا رہا ہوں

کسی کی محبت کی دُھن لگ گئی ہے
اسی دُھن میں مَیں یہ غزل گا رہا ہوں

محبت کے نغمے ہیں جو دل میں میرے
لبِ ناتواں پر انہیں لا رہا ہوں

سراجِ منیر ان شعاعوں میں تیری
مقدر کے تاروں کو الجھا رہا ہوں

ترے عکسِ رُخ کے مقابل میں لا کر
میں گوہر کی تقدیر چمکا رہا ہوں

42

ہماری ذمہ واری

ہمارے ملک اور ہمارے پڑوس میں لاکھوں کی تعداد میں ہمارے ایسے بھائی موجود ہیں۔ جن کو کسی رنگ میں بھی اسلام کا پیغام نہیں پہنچا اور اس کی ساری ذمہ واری جماعت احمدیہ پر ہے۔ ہندوستان میں ایک بہت بڑی تعداد ایسے لوگوں کی ہے جو اردو نہیں پڑھ سکتے بلکہ ان کی زبان ہندی ہے۔ اور وہ ہندی میں ہی لکھنا پڑھنا جانتے ہیں۔ ایسے لوگوں تک اسلام کا پیغام پہنچانے کے لئے نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے ہندی میں ایک ماہوار سلسلہ ٹریکٹ "کرشن سندیش" نام سے جاری کیا گیا ہے۔ جس کا پہلا نمبر ساٹھ صفحہ کا شائع ہو چکا ہے۔ فی الحال سالانہ قیمت صرف تین روپے رکھی گئی ہے احباب جماعت کا اولین فرض ہے کہ اس کو ہندی دان طبقہ میں کثرت سے پہنچائیں اس کے مستقل خریدار بہم پہنچائیں۔ اور اپنی طرف سے اپنے دوستوں کے نام پبلک لائبریریوں اور کالجوں میں جاری کروائیں۔ اور کثرت سے اس کی اشاعت کریں۔

نوٹ: کرشن سندیش موجودہ نمبر میں اسلام کا اقتصادی نظام نصف اول کا ہندی ترجمہ ہے ۸ رتی کاپی کے حساب سے دفتر نشر و اشاعت سے مل سکتا ہے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

زکوٰۃ کی تشخیص وصولی کے لئے مالی سال کا تعین

نظارت بیت المال کو زکوٰۃ کی تشخیص اور وصولی میں ایک یہ دقت پیش تھی کہ زکوٰۃ کی تشخیص اور وصولی کے لئے وقت مقرر نہیں تھا۔ اب نظارت بیت المال کے استصواب پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا ہے کہ زکوٰۃ رمضان المبارک میں ہر صاحب نصاب سے وصول کی جائے۔ گویا زکوٰۃ کا حساب کرنے کے لئے مالی سال یکم ماہ رمضان المبارک تا آخیر شعبان ہوگا۔ اس لئے جملہ احباب صاحب نصاب کو چاہیئے کہ ماہ رمضان المبارک میں زکوٰۃ کا حساب کر کے زکوٰۃ کا روپیہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ارسال کریں۔

تحریک جدید کے جہاد میں انتہائی جوش کے ساتھ حصہ لیتے ہوئے خدا تعالیٰ کے حضور سرخرو ہونے اور اپنے نفس کے لئے دائمی ثواب حاصل کرنے کا نادر موقعہ

تحریک جدید کے جہاد کبیر کی اہمیت اور اور ضرورت کے متعلق ایک فقرہ حضور ایدہ اللہ کی زبان مبارک کا دینا اشد ضروری ہے فرمایا۔

قربانیاں کرنے والوں کے نام ابد الآباد تک زندہ رہیں گے

"یاد رکھو! وہ دن جماعت پر بہت جلد آنے والا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں اسلام کی خدمت کرنے والے صحابہ یا بعد میں ہمارے زمانہ والے تمام احمدیوں کے حالات کتابوں میں محفوظ کئے جاویں گے۔ اور ہر طبقہ کے احمدیوں کے حالات لکھے جائیں گے۔ وہ ایک احمدی مزدور کے حالات بھی لکھیں گے۔ وہ ایک احمدی لوہار کے حالات بھی قلمبند کرینگے۔ وہ ایک احمدی ترکھان کے حالات بھی محفوظ کریں گے۔ ان سب کے نام یقیناً قیامت تک محفوظ رہیں گے اور جب ان کی نسل ختم ہو چکی ہو گی۔ جب ان کا نسب نامہ ختم ہو چکا ہو گا۔ اور جب انکی اولادوں میں سے ان کا کوئی نام لیوا بھی باقی نہ ہو گا۔ اس وقت لوگ ان کے کتابوں میں لکھے ہوئے حالات پڑھیں گے۔ اور ان کے ناموں کو نہایت عزت و فخر کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ جس طرح آج ہم صحابہ رضی اللہ عنہم کے ناموں کو عزت و فخر کے ساتھ یاد کرتے ہیں۔ اور تمہاری آنے والی نسلیں جب تمہاری قربانیوں کے حالات پڑھیں گی۔ تو ادب اور احترام کے ساتھ ان کے سر جھک جایا کریں گے۔ پس میں دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ تمہارے لئے دین کے رستہ میں قربانیاں کرنے کا یہی موقعہ ہے۔ تم دین کی خدمت میں بیش از بیش ترقی کرو۔ جو اگلے جہان میں بھی تمہارے کام آئے گی۔ اور اس جہان میں بھی تمہارا ابد الآباد تک نام زندہ رکھنے کا موجب ہو نگی"۔

تحریک جدید کی اہمیت آپ سے پوشیدہ اسرار کر رہی ہے۔ کہ ابد الآباد تک نام زندہ رکھنے کر دو مہ ذریعہ تحریک جدید کی قربانیوں کا جہاد ہے۔ اور ان ہی کے نام آئندہ نسلوں میں ادب و احترام سے یاد کئے جاویں گے۔ اور ان ہی کے لئے آنے والی نسلیں دعائیں کرینگی۔ جنہوں نے تحریک جدید کی قربانیوں میں نہایت شاندار اور قابل تعریف حصہ لیا ہو گا۔ پس جو دفتر اول کے تیرھویں سال کا وعدہ کرنے والے ہیں۔ جو اپنے وعدے شاندار اضافہ کے ساتھ جلد سے جلد پیش حضور فرما دیں۔ اور وہ جو دفتر دوم کے سال سوم میں شامل ہو رہے ہیں۔ انہیں بے شک یہ رعایت ہے۔ کہ وہ ایک ماہ کی آمد کا نصف حصہ دیکر اس جہاد میں شامل ہوں۔ مگر دین کی ضرورت کا تقاضا ہے۔ کہ رعایت سے فائدہ نہ اٹھایا جائے۔ بہر حال نصف حصہ سے زیادہ سے زیادہ کر کے دیا جائے۔

دور دوم کے سال سوم کے مجاہدوں کی شاندار اور قابل تعریف قربانیاں

چنانچہ دفتر دوم کے سال سوم میں بعض شامل ہونے والے احباب اپنی ایک ماہ کی آمد کے برابر یا اس سے بھی زیادہ دے رہے ہیں۔ ڈاکٹر عبد القادر صاحب اوند۔ اگرچہ آپ ایک دو ماہ میں اپنی موجودہ ملازمت سے الگ ہونے والے ہیں۔ مگر آپ کے اخلاص اور ایمان نے مجبور کیا۔ اور اُن کے والد بزرگوار قاری غلام مجتبیٰ صاحب نے تائید کی۔ کہ ایک ماہ کی آمد سے کم نہ ہو پس ۲۶۰/- کا وعدہ دیکر کہا۔ کہ فروری ۱۹۴۷ء میں حسب معمول ادا ہو گا۔ وہ جو ملازمتوں سے الگ ہو رہے ہیں۔ وہ اس نوجوان کی مثال سے فائدہ اٹھائیں۔ حوالدار کلرک نصیب خاں صاحب ۸۴/- یہ رقم قریباً ڈیڑھ ماہ کی آمد کے برابر ہے۔ ملک نور محمد صاحب چک ۴۴-۱ ل عسکری فوجی ملازمت سے الگ ہو چکے ہیں۔ زمانہ ملازمت میں ۱۵۰/- کا وعدہ تھا۔ اب اس پر اضافہ کر کے ۱۶۰/- کیا ہے۔ خان بہادر سید محی الدین صاحب رانچی نے گذشتہ سال ڈیڑھ ہزار دیا تھا۔ تیسرے سال کے لئے سولہ سو روپیہ کا وعدہ ہے۔ مولوی ظہور الدین صاحب پلیڈر گوجرانوالہ نے تیسرے سال ۸۱/- دینا ہے۔

دور دوم کے سال سوم میں مندرجہ ذیل احمدی خواتین کی قربانی نہ صرف احمدی بہنوں کیلئے قابل تقلید ہے۔ بلکہ مردوں کے لئے کہہ رہی ہے کہ انہیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانی کرنے سے دریغ نہیں کرنا چاہیئے۔ محترمہ خورشید بیگم صاحبہ بنت چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب اوکاڑہ ۸۰/- ۔ محترمہ عائشہ سلطانہ بیگم صاحبہ اہلیہ سیٹھ محمد یوسف الدین صاحب دکن ۱۳۲/- ۔ بیگم صاحبہ کیپٹن سید مقبول احمد صاحب پٹنہ معہ بنت ۲۰۰/- ۔ محترمہ والدہ صاحبہ ملک عبد الخالق صاحب کوٹ رحمت خاں ۵۵/- ۔ محترمہ والدہ صاحبہ ملک ناصر احمد صاحب کوٹ رحمت خاں ۵۵/- ۔ ملک محمد صادق صاحب کیپٹن نے اپنی پوری ایک ماہ کی آمد ۷۵۰/- پیش کرتا ہوں۔ اس رقم کا چیک بھی دو تین دن تک دیدوں گا۔ میجر محمد حسن خاں صاحب بجم ۶۵۰/- گو اپریل سے میری یہ ماہوار آمد نہ ہو گی۔ مگر میں گذشتہ سال سے ۵۰/- روپیہ اضافہ کر کے پیش کرتا ہوں۔ کیونکہ میرا دل پیچھے قدم لے جانے سے روک رہا ہے۔ فضل الرحمٰن صاحب حانگھڑ ۱۵۰/- ان کی اہلیہ صاحبہ کا ۲۵/- کل ۱۷۵/- ہے۔ مگر ان کی ماہوار آمد سر دست ۱۰۰/- ہے۔ جو آمد سے ڈیوڑھا ہے۔ چوہدری مبارک علی صاحب واقف زندگی نوکنڈی۔ جن کی ماہوار آمد ۳۵/- ہے۔ سال دوم میں ان کا وعدہ ۴۰/- تھا۔ اب سال سوم میں ۶۰/- ہے۔ جو ان کی آمد سے چار گنا ہے۔ حوالدار محمد علی صاحب جہلم ۴۰/- یہ وعدہ ڈیڑھ ماہ کی آمد کے برابر ہے۔

دفتر اوّل کے تیرھویں سال کی شاندار قربانیاں

(۱) ڈاکٹر شمس الدین صاحب ہیڈ مرالہ۔ گذشتہ سال کے وعدے سے ڈبل رقم ۲۴۰/- روپیہ وعدہ تھا۔ اور یہ رقم بھی پیش حضور فرما دی (۲) خان بہادر محمد دلاور خاں صاحب ڈیرہ اسمٰعیل خاں آپ نے اپنا اور اپنی بیگم صاحبہ کا چندہ تیرھویں سال کا نقد دو ہزار روپیہ جلسہ سالانہ پر ادا فرمایا (۳) صاحبزادہ حضرت مرزا میاں ناصر احمد صاحب تیرھویں سال کی رقم ۲۴۰/- وعدے کے ساتھ ہی داخل فرما دیا (۴) مرزا صالح علی صاحب قادیانی سندھ نے گذشتہ سال ایک سو روپیہ دیا تھا۔ اس سال حضور کا ارشاد پڑھ کر اور جلسہ سالانہ کی تقریر دلپذیر سنکر اپنا وعدہ ڈبل دو سو کا فرما دیا۔ (۵) میاں عبد اللطیف صاحب کارخانہ پاؤنیر قادیان نے گذشتہ سال ۲/۸-۶۲ دیئے تھے۔ اس سال کے لئے ۱۵۰/- کا وعدہ کیا ہے۔ جو قریب اڑھائی گنا ہے (۶) مولوی عبد اللطیف صاحب معلم المجاہدین کا وعدہ ۱۲۵/- ہے۔ جو ان کی دو ماہ کی آمد سے بھی زیادہ ہے۔ یاد رکھو حقیقی مومن وہی ہیں۔ جو ہر مصیبت میں قدم آگے بڑھاتے ہیں۔ اور کسی صورت میں بھی پیچھے ہٹنے کا نام نہیں لیتے"۔ پس تحریک جدید کے تیرھویں سال یا دور دوم کے سال سوم کا وعدہ کرنے والو! آگے بڑھو۔ اور اپنے امام کے حضور شاندار قربانیاں کرتے ہوئے اپنے اخلاص کا ثبوت دو۔

(۷) ایم ضیاء اللہ صاحب امرتسر ۶۰۰/- تیرھویں سال کی رقم بذریعہ چیک ادا کر دی۔ جو گذشتہ سال سے قریب سوایا کے ہے (۸) چوہدری محمد مالک صاحب چیچہ وطنی وعدہ ۲۵۰/- کا کیا لکھا کہ میں اپریل میں ادا کر دوں گا۔ مگر جب حضور کے کلمات طیبات جلسہ سالانہ پر سنے تو اس کی ادائیگی اسی وقت کر دی۔ سابقون الاولون کی صف اوّل میں آنے کی شدید تڑپ رکھنے والو اسے یاد رکھیں۔ (۹) حوالدار کلرک جلال الدین صاحب دارالعلوم۔ آپ نے اپنی ڈیڑھ ماہ کی آمد کا وعدہ ۱۱۲/- کا کیا ہے۔ جزاک اللہ۔ (۱۰) صوبیدار عبد المنان صاحب دہلوی دارالفضل عرصہ سے فوجی ملازمت سے فارغ ہیں۔ کہ پیچھے ہٹنے کو دل نہیں مانتا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل پر توکل کرتے ہوئے سلسلہ کی تبلیغی ضرورت کے پیش نظر گذشتہ سال سے اضافہ کے ساتھ ۱۰۹/- کا وعدہ پیش حضور ہے۔

برکت علی خاں وکیل المال

ذکر حبیب علیہ السلام

تمثیلات حضرت مسیح موعودؑ

(تقریر حضرت مفتی محمد صادق صاحب جلسہ سالانہ ۱۹۲۶ء)

(۷)

کفارۂ یسوع پر یقین کرنیوالوں کی تمثیل

ان لوگوں کی مثال میں جو یقین کرتے ہیں۔ کہ مسیح کے کفارہ سے ہماری نجات ہوگئی۔ صلیب پر کوئی چڑھا۔ اور ہمیں نجات ہوگئی۔ اور نجات کی بہت آسان راہ ہے۔ ایسے لوگوں کی تمثیل میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ ”پس ان لوگوں کی مثال جو کفارہ پر اپنے جہل و نادانی کی وجہ سے تکیہ کئے بیٹھے ہیں۔ ان لوگوں کے مانند ہے۔ جو ایک گروہ بیوقوف عیسائیوں کا تھا۔ اور ایسا اتفاق ہوا۔ کہ وہ لوگ قلت مال اور کثرت عیال کی وجہ سے ایسے پریشان خاطر ہوئے۔ کہ محتاجگی نے جس طرح گھاس کاٹا جاتا ہے۔ ان کو کاٹ دیا۔ اور زمین ان کا بچھونا ہوگیا۔ اور کھانا ان کا گھاس پات ہوگیا۔ اور ان کی شکل مارے فاقوں کے بڈھوں کی سی ہوگئی۔ اور اپنے فقر و فاقہ سے وہ سخت محتاج ہوئے۔ پس بری تقدیر نے ان کے لئے یہ اتفاق پیش کیا۔ کہ ایک دبلا سا بڈھا ان کے پاس آیا۔ جس کے مکروں کی جالی بہت ہی باریک تھی۔ اور وہ کچھ خوش صورت نہیں تھا۔ اور اس پر ناداری اور محتاجی کے آثار نمایاں تھے۔ اور اس کی پھٹی پرانی جوتی اور چادریں بتلا رہی تھیں۔ کہ کس شان کا آدمی ہے۔ پس وہ ان عیسائیوں کے گھر میں داخل ہوا۔ ایسی حالت میں کہ وہ پرانی چادریں اس پر تھیں۔ اور ایک تسبیح ہاتھ میں جیسا کہ راہبوں کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔ اور دراصل وہ ایک محتاج پریشان حال تھا۔ جو کمال درجہ کی محتاجگی تک پہنچ چکا تھا۔ یہاں تک کہ وہ زرد رنگ اور خم پشت ہوگیا۔ اور کپڑے جابجا پھٹے ہوئے تھے۔ جن کو وہ چھپا نہیں سکتا تھا۔ اور اسکی صورت کہہ رہی تھی۔ کہ ایک ادنیٰ سی بہبودی بھی اس کو حاصل نہیں۔ اور وہ ایک بدبختی کی حالت میں ہے۔ سو ایسی حالت میں وہ ان کے حلقہ میں داخل ہوا۔ اور لگا باتیں بنانے تاکہ اپنی آراستہ کلام سے ان کو دھوکا دے۔ سو اس نے پہلے تو سلام کیا اور پھر گفتگو شروع کی۔ اور کہا کہ کیا میں تمہیں ایک ایسی آمدن کی راہ بتاؤں۔ جو تمہیں ناداری کی حالت سے نجات بخشے۔ اور تم اس سے بڑے مال ملک والے ہو جاؤگے۔ اور تمہارے باغ ہوں گے۔ اور فاخرانہ کپڑوں میں لٹکتے پھروگے۔ اور روپیہ سے اپنے صندوق اس قدر بھر لوگے۔ کہ جس طرح حوضوں میں پانی ہوتا ہے۔ اور بڑے مالدار ہو جاؤگے۔ سو ان بے وقوف عیسائیوں کے دل اپنی حماقت اور لالچ کی وجہ سے ایسے مال لینے کے لئے للچائے۔ اور کہا مرحبا تشریف لائیے۔ اور ہمیں ایسی راہ بتائیے۔ اور ہم وہی کریں گے جو آپ فرمائیں گے۔ اور جس جگہ حاضر ہونے کو کہوگے۔ حاضر ہو جائیں گے۔ اور ہم کو آپ فرمانبردار اور شکر گذار پاؤگے۔ پس وہ مکار یہ باتیں سنکر اپنے دل میں بہت خوش ہوا۔ اور سمجھا کہ شکار مارا گیا۔ اور فریب چل گیا۔ اور وہ احمق اس کے دام میں پھنس گئے۔ اور اس کے فریب میں آگئے۔ اور اس کی سیٹی سنکر اس کے جال کے نیچے آبیٹھے۔ سو کہیں کی کہیں لگا کر جھوٹی باتیں سنانے لگا۔ اور کہنے لگا کہ کیا سبب ہے۔ کہ مجھ کو تم پر بڑا ہی رحم آتا ہے۔ شاید خدا تعالےٰ نے میرے چشمہ میں تمہاری کچھ قسمت لکھی ہے۔ اور میرے مہمان خانہ میں تمہاری مہمانی مقدر ہے۔ اور شاید خدا تعالےٰ نے چاہا ہے۔ کہ تم کو مالدار کردے۔ اور مجھے پہلے سے معلوم ہے۔ کہ تم لوگ بڑے خاندان کے آدمی اور اصیل ہو۔ اور نیز رئیسوں کے بیٹے اور دولتمندوں کی اولاد ہو۔ اور اب میں تم کو افلاس کی حالت میں دیکھتا ہوں۔ سو میرے دل میں ڈالا گیا۔ جو تم پر رحم اور شفقت کروں۔ اور تمہاری ہمدردی کے لئے کھڑا ہو جاؤں۔ اور اسی طرح میری عادت ہے۔ کیونکہ نیک آدمی وہی ہوتا ہے۔ جو لوگوں کو نفع پہنچاوے۔ اور مسکین لوگوں کی مدد کرے۔ اور تم عنقریب میرے دعویٰ کی شاخ کا پھل آزمالوگے۔ اور میرے پھل کی حلاوت تمہیں معلوم ہو جائیگی۔ اور میں سچا ہوں۔ سو تم اس کھانے کو جو اترا ہے خوب سیر ہوکر مزہ سے کھاؤ۔ اور اس دولت کی طرف رخ کرو۔ جس نے تمہاری طرف آنے کا قصد ہے۔ اور اس مال مفت کو شکر کے ساتھ لے لو۔ سو اپنے گھروں کو جلدی کرکے دوڑو تاکہ تم کو اس فرمانبرداری کا اجر ملے۔ اور میرے پاس وہ سب مال لے آؤ۔ جو از قسم زیور چاندی اور سونے کے تمہارے گھروں میں باقی رہ گیا ہو۔ اور اپنے ہمسایوں اور دوستوں کے بھی زیور لے آؤ۔ اور اپنے گھروں میں کچھ نہ چھوڑو۔ اور پھر جلد واپس آجاؤ۔ اور میں ان زیوروں پر ایک منتر پڑھوں گا۔ اور چند گھنٹے وہی عمل کرتا رہوں گا۔ تب زیوروں میں ایک جوش بڑھنے کا پیدا ہوگا۔ اور ہر ایک زیور پھولے گا۔ اور بڑھیگا۔ اور ان کا بڑھنا صاف معلوم ہو جائیگا۔ یہاں تک کہ وہ زیور سو گُنا ہو جائیگا۔ اور اس پر کامل برکتیں نازل ہونگی۔ اور دیکھنے والے تعجب کریں گے۔ اور اس عمل سے کچھ تعجب مت کرو۔ کیونکہ یہ بھی ایک ایسا ہی بھید ہے جیسا کہ تثلیث کا بھید سو تم فلسفیوں کی طرح اس کے دلائل مت پوچھو عمل عجیب ہے۔ اور وقت ہے اور تم بعد اس کے بڑے مالدار ہو جاؤگے۔ پس وہ لوگ اس فریبی کی بات پر دھوکہ کھا گئے۔ کیونکہ جہالت کا گدھا ان کو ایسی لات مار چکا تھا۔ جو کاٹنے والی تھی۔ اور لالچ کی تلوار ان کو دو ٹکڑے کر چکی تھی۔ سو ایک گمراہی نے ان کو دوسری گمراہی میں ڈال دیا۔ اور ایک اندھیرے سے دوسرا اندھیرا پیدا ہوگیا۔ پس اسکی طرف ایسے مائل ہوگئے۔ جیسا کہ وہ مسیحی عقیدہ کی طرف مائل تھے۔ اور کہا ہم تیرے حکم کا انکار نہیں کرتے۔ اور تیرے شکر کو ہم نہیں چھوڑیں گے۔ اور تو تو ہمارے لئے غیب سے اترا۔ جیسا کہ فرشتے نجات دینے والے اترتے ہیں۔ پھر وہ لوگ اپنے گھروں کی طرف دوڑے اس فکر میں کہ قوت کا سامان ہو جائے اور زمین خشک سرسبز ہو جاوے۔ اور کچھ شک نہ کیا اور نہ تاخیر کی۔ بلکہ ہر ایک ان میں سے دوڑا تاکہ سونا لاوے اور چلنے میں جلدی کی۔ تاکہ وہ کچھ بجار اٹھا لیوے۔ اور اپنی حرص کے نشہ میں سودائیوں کی طرح ہو رہے تھے۔ اور پھر جبکہ وہ اپنے گھروں میں خوش خوش داخل ہوئے۔ تو داخل ہوکر کہنے لگے۔ کہ گڈ مارننگ پھر ان لوگوں کو تمام قصہ سے مطلع کیا۔ اور ہنس ہنس کر ان کو مبارکباد دی۔ پس ان لوگوں نے جو جہالت اور گمراہی میں ویسے ہی تھے۔ ان کی باتوں کی تصدیق کی۔ اور مارے خوشی کے گانے لگے۔ پھر ان لوگوں نے اپنی عورتوں کے اعضاء اور اپنی لونڈیوں کے کانوں اور اپنی بیٹیوں کے ناکوں اور اپنی بہنوں کے ہاتھوں اور اپنی ماؤں کے پیروں سے زیور اتارے۔ اور اس تجارت میں ان لوگوں کو بھی شریک کرلیا۔ جو ان کے دوستوں کی عورتیں اور ان کی آشناؤں کی بیویاں تھیں۔ بلکہ اپنے ہمسایہ کی عورتوں اور اپنے ہم مرتبہ لوگوں کی کنواریاں لڑکیوں کو بھی اس تجارت میں داخل کیا۔ اور ان عورتوں کو ایسی حالت میں چھوڑا جیسا کہ درختوں سے پھل اتار لیا جاتا ہے۔ اور ہر ایک نے اپنے گھر کو ہتھیلی کی طرح صفا چٹ چھوڑا اس طمع سے کہ مال بڑھیگا۔ اور بہت آرام ہوگا۔ پھر خوش خوش واپس آئے۔ اور آکر اس مکار کے آگے تمام زیور ڈال دیا۔ اور اس حرکت کرنے کے وقت بہت خوش تھے۔ پس جبکہ اس مکار نے دیکھا۔ کہ اس کا تھیلا [illegible] اور سختی جاتی رہی۔ اور یہ بھی دیکھا کہ یہ لوگ کیسے احمق اور جاہل ہیں۔ تو بہت ہی خوش ہوا [illegible] اپنے تئیں ایک غنی رئیس کی طرح پایا۔ [illegible] میں جانتا ہوں۔ کہ تم لوگ بڑے ہی خو[illegible] اور ان میں سے ہو جو مراد پاتے ہیں [illegible] عنقریب تم اپنے عمل کا پھل چنوگے۔ اور اپ[illegible] پر سوار ہوگے۔ اور ہمیشہ مجھے یاد رکھو[illegible] پڑھنے لگا کہ [illegible] نیکوں کے ٹولو۔ اور اس [illegible] آپ لوگ یقیناً جانیں۔ کہ [illegible] اور غیروں سے چھپانا اس کا [illegible]

اور ٹیلون کی طرح مال لیکر واپس آؤں۔ تا تم وہ مال لیکر اپنے شریکوں کے پاس جاؤ۔ جو کسی آنکھ نے نہ دیکھا ہو۔ اور عنقریب تم ڈھیروں کے ڈھیر سونا اور خوبصورت مال دیکھو گے۔ اور بجز کفارہ مسیح کے نجات دینے میں اسکی کوئی نظیر نہیں پاؤ گے۔ اور تمہارے دین کے لئے تو کفارہ مسیح کافی ہے۔ اور تمہاری دنیا کے لئے یہ امیری کفیل ہے۔ سو تم دونوں جہانوں میں محنت اور کوشش کرنے سے آزاد ہو گئے۔ انہوں نے عرض کیا۔ ہم تیرے حکم کے تابع ہیں۔ اور ہمارے دل تیرے پاس ہیں۔ اور آج تو ہماری نظر میں بامرتبہ اور امین آدمی ہے کہا شاباش عنقریب تم پر خوشی کے دروازے کھلیں گے۔ اور تمہیں دولت کی کنجیاں دی جائینگی۔ بلکہ میں تمہیں یہ منتر بھی سکھا دونگا۔ تا میری عدم حاضری میں تمہیں کچھ تکلیف نہ پہونچے۔ اور تا تمہیں ایسی دولت ملے۔ جو بہت بزرگ دولت ہے۔ اور ایسا ملک ملے جس کا انتہا نہیں۔ انہوں نے کہا ہم تیرا شکر نہیں کر سکتے۔ تو سب احسان کرنے والوں سے بزرگتر ہے۔ اس نے جواب دیا۔ کہ تم یقیناً سمجھو۔ کہ یہ علم میں نے تم سے پہلے کسی کو نہیں سکھایا۔ اور نہ بعد تمہارے کسی کو سکھاؤنگا۔ پس انہوں نے اس تخصیص کا بھید اس سے دریافت کیا۔ اور اس حکم کے محدود رہنے کی حکمت پوچھی۔ پس اس نے اس اقنوم کی قسم کھائی جو گنہگار لوگوں کو گناہ سے خلاصی بخشتا ہے۔ اور وہ اس عادت میں اقنوم ثانی سے مشابہ ہے۔ یعنی اقنوم ثانی نے حضرت مسیح کی طرح اپنے تعلق سے خاص کر دیا ہے۔ پھر اس نے اپنا دامن اکٹھا کیا۔ تا کہ عقاب کی طرح اڑ جائے پس اس نے چلے جانے کی نیت سے صبح کی ایسی صبح کہ کسی نے بھی نہ کی ہو۔ اور بھاگنے کے وقت ان کو کہنے لگا۔ کہ اے شہروں کے سردارو اور والیوں کے رئیسو میں دوپہر تک تمہارے پاس آؤنگا۔ سو تم کچھ تھوڑی سی میری انتظار کرنا۔ اور تمہیں کچھ بے قراری نہ ہو۔ کیونکہ منتر بہت لمبا ہے۔ اور مطلب بہت بڑا ہے۔ اور مراد بہت بڑی ہے۔ اور طبیعت بیمار اور دور جانا ہے۔ اور سردی بہت پڑتی ہے۔ اور میرا دل

نہیں چاہتا۔ کہ اس ضعف اور پیرانہ سالی میں یہ مشقت اپنے پر اٹھاؤں۔ اور میرے بدن میں یہ قوت بھی نہیں کہ اتنی دور جا سکوں۔ اور میں دنیا کے تمام علاقے چھوڑ بیٹھا ہوں۔ اور مجھے بجز اس کے کچھ اور اچھا دکھائی نہیں دیتا جو مسیح کا ذکر کرتا رہوں۔ جو رب العالمین ہے۔ مگر میں نے تمہارے لئے کلفت اٹھائی۔ کیونکہ میں نے شریف قبیلوں میں سے تمہیں پایا اور میں نے دیکھا کہ امیروں کے تم باقیماندہ نشان اور بعد نعمت کے سختی میں پڑے ہو۔ اور اس لئے بھی کہ ہم میں اور تم میں بہت پیار ہو گیا ہے۔ اور دوستانہ ربط ہو چکا ہے۔ سو میری رحمت اور شفقت تمہارے لئے اٹھی۔ اور موجزن ہوئی۔ اور تمہارے طالع محمود اور نیک ستارہ نے مجھے اپنی طرف کھینچ لیا سو میں نے چاہا کہ تمہیں بادشاہ کی طرح بنا دوں۔ اور میں عنقریب تازہ چنا ہوا میوہ لے کر تمہارے پاس آؤنگا۔ سو آرزومند دل کے ساتھ میرے منتظر رہو۔ عنقریب سونے اور چاندی کے ایسے جلوہ کو دیکھو گے جیسے کہ ایک خوبصورت عورت سامنے آ جاتی ہے۔ سو اس نے یہ کہا اور چلا گیا اور ان کو ٹوٹے میں چھوڑ گیا۔ سو انہوں نے نہ سمجھا کہ دھوکہ دے گیا اور بھاگ گیا۔ اور مراد ملنے کے تصور میں وہ خوش ہو گئے۔ اور اسی جگہ ٹھہر کر ایسے طور سے اس کی انتظار کرتے رہے جیساکہ عید کے چاند کی انتظار کی جاتی ہے۔ اور جیساکہ دوست دوست کا منتظر ہوتا ہے یہانتک کہ سورج نے شرمندوں کی طرح اپنا منہ چھپا لیا۔ اور ماتم زدہ اور سخت غمناک لوگوں کی طرح سیاہ کپڑے پہن لئے اور اپنے وجود کو دھوکا کھانے والوں کے مال کی طرح حساب سے نظر انداز کر دیا۔ اور مرتہ زرد کے ساتھ اپنا چہرہ چھپا جیساکہ وہ لوگ زرد رنگ ہو جاتے ہیں جن کے مال لوٹے جاتے ہیں۔ پس جبکہ انتظار کا زمانہ لمبا ہو گیا۔ اور اس مکار کے وعدے کا وقت بڑھ گیا۔ اور جبکہ بہت سا وقت انہوں نے انتظار میں ضائع کیا۔ اور کھل گیا کہ وہ آدمی تو جھوٹ بول گیا۔ تو سودائیوں کی طرح اٹھے اور ہر ایک طرف تلاش کرتے ہوئے دوڑے۔ اور دائیں بائیں طرف دوڑتے ہوئے گئے۔ اور بڑے زیوروں

کا بھی خیال اور پردہ داری کا فکر بھی تھا۔ پس جبکہ اس کے ملنے سے زن و فرزند کی طرح نا امید ہو گئے تو روتے ہوئے اپنے منہوں پر گرے۔ اور سمجھ گئے کہ ہمیں دھوکا دیا گیا۔ بلکہ ہمارا ناک کاٹا گیا۔ اور قوم سے ہم ہٹائے گئے۔ تب انہوں نے اپنے گالوں پر یہ کہتے ہوئے طمانچے مارے ہائے ہم پر واویلا ہم لوٹے گئے دھوکہ دیئے گئے۔ پھر انہوں نے اپنے سروں پر جنگل کا گھٹا ڈال لیا۔ اور ان کی فریاد آسمان تک پہنچ گئی۔ تب قوم ان کے پاس دوڑتی ہوئی آئی۔ اور انہوں نے اس بلا سے جو نازل ہوئی۔ اور اس زخم سے جس کا شگوفہ نکلا۔ اور اس مصیبت سے جس نے دلوں کو گلایا۔ اور اس حادثہ سے جس نے بیقراری پیدا کی دریافت کیا۔ اور مصیبت کی تفصیل دریافت کی۔ اور اس قصہ کی کیفیت پوچھی۔ سو انہوں نے بیان کرنے سے دل چرایا۔ کیونکہ وہ لوگوں کے لعن طعن اور خاص و عام میں رسوا ہونے سے ڈرے مگر باوجود اس کے فریاد کر رہے تھے۔ پس قوم نے کہا کیا سبب کہ تمہارے آنسو نہیں تھمتے۔ اور تمہاری چیخیں گم نہیں ہوئیں کیا تم پر کسی ظالم نے ظلم کیا۔ کیوں تم حقیقت کو چھپاتے اور اپنے دوستوں کی بیقراری کو زیادہ کرتے ہو پس انہوں نے پھر ایک چیخ ماری جو ایک زیاں رسیدہ مارتا ہے۔ اور چھپے ہوئے غم کے ظاہر کرنے سے شرم کی پھر قصہ کو کھول دیا۔ اور غصہ ظاہر کر دیا۔ اور نہیں چاہتے تھے کہ ظاہر کریں۔ لیکن اصرار کرنے والوں کے اصرار سے عاجز آ گئے۔ پس ہر ایک عقلمند نے ان کو ملامت کی۔ اور ملامت کرنے والوں کے ہر ایک طرف سے تیر برسے۔ پس انہوں نے شرمندہ ہو کر سر جھکا لئے۔ اور ملامت کرنے والوں نے کہا کہ اے احمقو! اور جاہلوں کے پیشواؤ۔ کیا تمہیں معلوم نہیں تھا کہ ایک محتاج تمہارے پاس آیا۔ جس کی بے عزتی کھلی کھلی تھی۔ اور اس پر پرانی چادریں دھونکی کی طرح تھیں۔ سو جو شخص آپ ہی پرانی چادریں رکھتا تھا۔ وہ تمہیں لباس فاخرہ کہاں سے دیتا۔ اور کیونکر

تمہاری حاجت روائی کرتا۔ کیا تم نے افلاس کے آثار اس میں نہیں پائے تھے پھر کیوں تم اس سے فریفتہ ہو گئے کیا تم چارپائے تھے یا آدمی تھے۔ پھر قطع نظر اس سے یہ باتیں بھی از قبیل خرافات اور قانون قدرت سے بعید تھیں۔ اور خدا تعالیٰ کے سنت مستمرہ سے بعید تھیں۔ پس اگر تم عقلمند تھے۔ تو کیوں اس شخص کو اور اس کی باتوں کو قبول کیا۔ پھر کیونکر تم نے حکیموں کے تجارب کو فراموش کر دیا۔ کیا تم چارپائے تھے یا شراب سے مست تھے اور تم نے کیونکر جانا کہ وہ صادق اور امین ہے۔ حالانکہ اس نے تمام صادقوں کے برخلاف بات کہی۔ کیا تم نے اس کی پرانی چادریں نہ دیکھیں۔ کیا تم نے مکاروں کے قصے نہیں سنے تھے۔ سو تم اپنے آپ کو ملامت کرو۔ نہ کسی دوسرے کو تم نے اپنی بیویوں اور اپنے بھائیوں اور اپنے دوستوں اور اپنے ہمسایوں کو ہلاک کر دیا۔ پس چاہیئے کہ ہر ایک رونے والا تمہاری سمجھ پر روئے۔ یہ عیسائیوں اور ان کے کفارہ کی مثال ہے اور ان کی نادانی کا نمونہ ہے۔ اور ہم نے محض للہ نادانوں کے لئے نصیحت بیان کی ہے۔ مگر مسیح اور اس کے نیک اصحاب اس تمثیل سے مبرا ہیں۔ اور ہمارا خطاب صرف ان خیانت پیشہ لوگوں کی طرف ہے جن کی خصلت بھیڑئیے کی خصلت اور لباس راہبوں کا لباس ہے۔ اور ان کی برگشتگی اور ان کی ذات کی سختی ظاہر ہو گئی ہے اور ظاہر ہو چکا ہے کہ وہ گمراہ اور باطل پرست ہیں۔ اور ان کی کمال بے شرمی ہے کہ وہ باوجود اپنی نادانی کے اسلام پر حملہ کرتے ہیں۔ اور لوگوں کو گمراہ کر رہے ہیں۔ اور انواع اقسام کے گناہوں کو پھیلا رہے ہیں۔ اور وہ ایک دجال قوم ہے۔ پس چاہیئے کہ اپنی جلدی کے اعتقاد سے پشیمان ہوں۔ اور اپنے آخرت کے ٹوٹے سے ڈریں۔ اور میں تو ایک ڈرانے والے خدا کی طرف سے ہوں

~~~~~~
~~~~~~

کم خرچ بالا نشین

تین پیسے میں دو خوراکیں

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ برائے افادہ عام نہایت کم قیمت اور

سہل الحصول ادویہ استعمال فرماتے تھے۔

چنانچہ دواخانہ نورالدینؓ قادیان کی ساختہ دوا صندلین جو حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ ساری عمر اپنے مطب میں استعمال کرتے تھے۔ (جو خون پیدا کرنے اور صاف کرنے میں مفید ہے) بھی نہایت کم خرچ اور بالانشین کی مصداق ہے۔ یعنی ڈیڑھ ماہ کا خرچ صرف دو روپیہ

صندلین یکصد قرص دو روپے

ملنے کا پتہ :- دواخانہ نورالدینؓ قادیان

84

ایک نہایت مفید تبلیغی ٹریکٹ

مکرم محترم جناب سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندرآباد دکن نے حال میں ایک نہایت خوبصورت ٹریکٹ ۲۴ صفحات کا خدا تعالےٰ کا عظیم الشان پیغام کے نام سے چار ہزار کی تعداد میں شائع کیا ہے۔ مضمون اسقدر دلچسپ ہے کہ منصف تو کیا متعصب انسان بھی اس کی طرف متوجہ ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا اور تبلیغ کا پیرایہ ایسا دلکش ہے کہ ہر سعید الفطرت انسان کے متاثر ہونے کی پوری امید ہے۔ قیمت ایک روپے کے آٹھ طالب حق کو مفت۔

الفضل ۲۴ جنوری ۱۹۳۹ء

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

شباکن وشفائی

یہ دونوں دوائیں ملیریا اور دوسرے بخاروں کے لئے بہترین یونانی دوائیں ہیں۔ شباکن پسینہ لاکر بخار اتار دیتی ہے۔ جگر اور طحال کو صاف کرتی ہے۔ معدہ کو طاقت دیتی ہے۔ اعصاب کو طاقت بخشتی ہے۔ اور کونین کے نقصان کے بغیر جسم کو ملیریا کے بداثرات سے صاف کر دیتی ہے۔ شفائی پرانے اور سخت بخاروں میں شباکن کے ساتھ دیجائے۔ تو ان کو توڑنے میں کامیاب ہوتی ہے۔ جو بخار نہایت سخت اور ٹوٹنے میں نہیں آتے۔ کونین کے ٹیکوں سے بھی ان کو فائدہ نہیں ہوتا۔ وہ شفائی کو شباکن کے ساتھ دینے سے خدا تعالیٰ کے فضل سے ٹوٹ جاتے ہیں۔ اور اعصاب کو کبھی نقصان نہیں پہنچتا۔ ہر گھر میں ان دواؤں کا ہونا بہت سے اخراجات سے بچا لیتا ہے۔

قیمت یکصد قرص عہ اور پچاس قرص ۸/ شفائی درجن ۸/ علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

بہت پسند آیا ہے!!

مجھے کسی ایسی مفرح اور مقوی اعضاء رئیسہ دوا کی تلاش تھی جو کھاتے ہی فی الفور قلب پر مفرح اثر ڈالے ایسے آپ کا خمیرہ گاؤزبان عنبری تریاقی۔ یعنی روح نشاط بہت پسند آیا ہے۔ جو نمونہ آپ نے روانہ کیا تھا وہ بہت اچھا ہے آدھ پاؤ روح نشاط روانہ فرمائیں۔ الراقم شاہ الٰہی ہیڈ کنسٹیبل پولیس سندھ۔ قیمت روح نشاط ایک چھٹانک دس روپے۔ بعنا

ملنے کا پتہ :- طبیہ عجائب گھر قادیان

قادیان کو مذہبی دنیا میں امتیازی درجہ حاصل ہے

اور

سام ٹارچ کو

صنعتی دنیا میں امتیازی درجہ حاصل ہے۔ سام روز ٹائینڈ کمپنی قادیان

پیرس گولڈ کریم	رشک چمن سینٹ	روپ سنوار کریم
جلد ملائم اور خوبصورتی رکھنے کیلئے بہترین چیز۔ قیمت ۱۲/ ایجنس آرڈر کمیشن کیلئے بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کریں	دلکش و مفرح خوشبو ہر قسم کے عطر حاصل کریں۔ قیمت فی تولہ اول درجہ ۱۰/ روپے دوم درجہ ۵ روپے	چھائیوں کیلوں دہانے اور بدنما داغوں کا کامیاب۔ قیمت ہر شیشی
	حمید بیر فارمیسی قادیان	

خط و کتابت کرنے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ منیجر

اشتہار زیر دفعہ ۵۔ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت چوہدری عزیز احمد صاحب سب جج بہادر درجہ اول سرگودہا

دعوےٰ یا اپیل دیوانی ...... فتح خاتون دختر احمد قوم بخاری چک ۱۰۱ جنوبی

بنام گلو یا دعوےٰ فتح خاں بنام گلو ولد رمضان قوم قصائی سکنہ چک ۸۶ قصائیاں نوالہ۔ تحصیل و ضلع سرگودہا

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا مسمٰی گلو مدعا علیہ مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام مدعا علیہ مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر مدعا علیہ مذکور بتاریخ ۲۴/۲ کو بمقام سرگودہا حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا تو اس کی نسبت یکطرفہ کارروائی عمل میں آوے گی۔ آج بتاریخ ۲۴/۱ کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا

مہر عدالت — دستخط حاکم

خالص سونا اعلیٰ ڈیزائن کے زیورات خریدنے کا پتہ روشن الدین ضیاء اللہ الدین الحکم سٹریٹ قادیان

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لاہور ۲۳ جنوری - سرکاری طور پر بتایا گیا ہے - کہ حکومت پنجاب نے ضلع ڈیرہ غازی خان میں فرنٹیئر کرائمز ریگولیشن اور جرگہ سسٹم کے خاتمہ کا فیصلہ کر دیا ہے اعلان میں کہا گیا ہے - کہ حکومت نے یہ فیصلہ رائے عامہ کے جذبات اور خواہشات کا احساس کرتے ہوئے کیا ہے اس قسم کے طریق جمہوری اصولوں کے مخالف ہیں - اور ماضی کی غیر ضروری یادگار ہیں۔

کراچی ۲۳ جنوری: - معلوم ہوا ہے کہ میر غلام علی خان تالپور وزیر سپلائی سندھ آئندہ ماہ مصر روانہ ہو رہے ہیں آپ مصر کے علاوہ چند دوسرے اسلامی ممالک کا بھی دورہ کریں گے۔ مسلم لیگی حلقے اس کے دورہ کو کافی اہمیت دے رہے ہیں۔

لاہور ۲۳ جنوری حکومت پنجاب کے چیف سیکرٹری نے ایک بیان میں کہا - پنجاب نے ہندوستان کی انتظامی سروس میں شامل ہونے سے انکار کر دیا ہے۔ اس حالت میں پنجاب میں نئی سول سروس کی ضرورت پیدا ہو گئی ہے - یہ نئی سروس انڈین سول سروس کے ہم درجہ ہوگی۔

لنڈن ۲۳ جنوری: - وزیر نو آبادیات نے دار العلوم میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا گذشتہ ایک سال میں ۳۷ برطانوی باشندے فلسطین میں ہلاک ہو چکے ہیں۔

لنڈن ۲۳ جنوری: - آسٹریلیا کے گورنر جنرل رائل ہائینس ڈیوک آف گلوسٹر اور مسٹر آرتھر ہینڈرسن نائب وزیر ہند لنڈن پہنچ گئے ہیں۔

کراچی ۲۳ جنوری: - آریہ سماج نے ستیارتھ پرکاش کے چودھویں باب کی ضبطی کے خلاف جو سول نافرمانی شروع کر رکھی تھی - اسے ختم کر دینے کا اعلان کر دیا گیا ہے۔

کیپ ٹاؤن ۲۳ جنوری فیلڈ مارشل سمٹس وزیر اعظم جنوبی افریقہ نے اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے کہا - ایشیائی لوگوں کے زمین خریدنے اور ہندوستانیوں کی نمائندگی کے متعلق جو قوانین منظور کئے گئے ہیں وہ واپس نہ لئے جائیں گے۔

کیپ ٹاؤن ۲۳ جنوری - ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے - کہ جنوبی افریقہ کی حکومت نے ۳۱ دسمبر سے ہندوستان میں اپنے ٹریڈ کمشنر کے دفتر کو بند کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

پیرس ۲۳ جنوری - جنرل ڈیگال نے فرانس کا سب سے بڑا فوجی اعزاز قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے - یہ فوجی اعزاز انہیں حکومت فرانس نے پیش کیا تھا۔

قاہرہ ۲۳ جنوری: - برطانیہ اور مصر میں معاہدہ میں ترمیم کے سلسلے میں صورت حالات میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی - اہم برطانوی سفیر اور وزیر اعظم مصر کے درمیان طویل گفت و شنید جاری ہے۔

لاہور ۲۳ جنوری معلوم ہوا ہے - کہ پنجاب اسمبلی کا بجٹ سیشن ۳ مارچ سے شروع ہوگا۔

لاہور ۲۳ جنوری - ملک خضر حیات خان ٹوانہ وزیر اعظم پنجاب نے آج وائسرائے ہند سے ملاقات کی اور اس امر پر زور دیا - کہ جنگی اکیڈیمی شمالی ہند میں قائم کی جائے۔

کراچی ۲۳ جنوری - کل رات سندھ کے وزراء نے دو گھنٹہ تک مسٹر جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ سے ملاقات کی اور سندھ کے بعض اندرونی معاملات پر گفتگو کی۔

لاہور ۲۳ جنوری: - ملک فیروز خان نون بہار اور بنگال کے دورہ کے بعد واپس آگئے - آپ نے ایک بیان میں بتایا - کہ قریباً چھ سو بہاری مسلمان روزانہ دوسرے صوبوں کو جا رہے ہیں - قریباً تین لاکھ [illegible] ہزار مہاجرین صرف بنگال میں ہی آباد ہو چکے ہیں - حکومت بنگال سرگرمی کے ساتھ پناہ گزینوں کو بسانے اور ان کے لئے کام مہیا کرنے کی سکیمیں تیار کر رہی ہے۔

قاہرہ ۲۳ جنوری - سوڈان کے مستقبل کے متعلق وہاں کے گورنر جنرل نے گذشتہ ماہ جو بیان دیا تھا - مصری سینیٹ نے اس کے خلاف مذمت کی قرارداد منظور کی ہے اور کہا ہے - کہ برطانیہ کو کوئی حق نہیں ہے کہ وہ سوڈان کو مصر سے الگ کرنے کی کوشش کرے۔

سرینگر ۲۳ جنوری: - کشمیر میں آج کل شدید سردی پڑ رہی ہے - ریاست بھر کی جھیلوں اور نہروں کا پانی منجمد ہو گیا ہے - اناج کی نقل و حرکت میں دشواری پیش آنے کی وجہ سے بعض علاقوں پر قحط کا اندیشہ بڑھ رہا ہے۔

لاہور ۲۳ جنوری: - میاں بشیر احمد ممبر ورکنگ کمیٹی مسلم لیگ نے ایک بیان میں بتایا - کہ ریاست حیدرآباد کی طرف سے عطا کردہ انجمن ترقی اردو ہند کی سالانہ گرانٹ ریاست کے موجودہ وزیر اعظم سر مرزا محمد اسمٰعیل نے روک دی ہے۔

کراچی ۲۳ جنوری - کراچی کارپوریشن کے میئر نے ہندوستان کی دوسری کارپوریشنوں کے میئروں کی ایک کانفرنس مارچ کے مہینے میں کراچی منعقد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

ایتھنز ۲۳ جنوری - سرکاری طور پر بتایا گیا ہے - کہ یوگوسلاویہ نے یونان سے اپنا فوجی نمائندہ واپس بلا لیا ہے - کیونکہ دونوں ممالک کے درمیان موجودہ سیاسی تعلقات اس نوعیت کے ہیں کہ ان کے ماتحت فوجی نمائندہ کا تبادلہ غیر ضروری ہے۔

لاہور ۲۳ جنوری: - معلوم ہوا ہے - کہ سر عبد الرحمن جج لاہور ہائیکورٹ کو حیدرآباد دکن میں چیف جج کی پیشکش کی تھی جو آپ نے منظور کر لی ہے - آپ کے جانے کے بعد پنجاب یونیورسٹی کی وائس چانسلر شپ بھی خالی ہو جائے گی۔

نئی دہلی ۲۳ جنوری - روسی سائنسدانوں کا جو وفد انڈین سائنس کانگرس کے اجلاس میں شمولیت کے لئے آیا ہوا تھا وہ آج واپس روانہ ہو گیا - آپ نے ایک بیان میں کہا ہمیں یقین ہے - کہ ہمارے دورے سے ہندوستان اور روس کے درمیان سائنٹیفک اور کلچرل تعلقات پہلے سے زیادہ مضبوط ہو جائیں گے۔

پشاور ۲۳ جنوری - چار قبائلی سرداروں نے ایک مشترکہ بیان میں یہ مطالبہ کیا ہے - کہ وزیرستان کو مکمل طور پر آزاد اور خود مختار ریاست میں تبدیل کر دیا جائے - اور اس پر قبائلی سرداروں اور قبیلوں کے تمام ملکوں کا مخلوط جرگہ حکومت کرے - برطانیہ کو اپنی فوجیں اس علاقہ سے واپس بلا لینی چاہئیں بیان میں کہا گیا ہے - کہ وزیرستان کی پہاڑیوں میں معدنیات کی بہتات ہے - جس کی وجہ سے آزاد ہونے کی صورت میں چند سال کے اندر وزیرستان دنیا کا امیر ترین ملک بن سکتا ہے۔

لاہور ۲۳ جنوری: - سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے - کہ ۲۶ اور ۲۷ جولائی کو عام رخصت ہونے کی وجہ سے پنجاب اسمبلی کی فہرست رائے دہندگان کے سلسلے میں شکایات اور اعتراضات کرنے کی آخری تاریخ ۲۸ جولائی مقرر کر دی گئی ہے۔

نئی دہلی ۲۳ جنوری معلوم ہوا ہے - کہ مرکزی اسمبلی کا اجلاس ۳ فروری کو شروع ہوگا - کونسل آف سٹیٹ کا اجلاس ۷ فروری سے شروع ہو رہا ہے۔

رنگون ۲۳ جنوری: - ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے - کہ وسطی برما کے اضلاع میں ڈاکہ اور دیگر مجرمانہ وارداتوں کی وجہ سے جو افراتفری پھیلی ہوئی ہے اس میں تاحال کوئی فرق نہیں آیا - حکومت نے ڈاکوؤں اور چوروں کو عام معافی دینے کے لئے جو میعاد مقرر کی تھی - اس میں ایک ماہ کا اضافہ کر دیا گیا ہے۔

لاہور ۲۳ جنوری: - پنجاب کرکٹ ٹورنامنٹ کے فائنل میچ میں اسلامیہ کالج لاہور نے گورنمنٹ کالج لاہور کو ایک اننگ اور ۱۸ رنز سے شکست دیدی ہے

مدراس ۲۳ جنوری - آج مدراس کے سکولوں اور کالجوں کے طلبہ نے کلکتہ میں طلباء پر فائرنگ کے خلاف احتجاج کرنے کے لئے ہڑتال کر دی۔

لائلپور ۲۳ جنوری: - گندم
ڈڑہ ۱۰/۰/ ۹ گندم فارم ۱۴/ ۹
گڑ ۰/-/ ۲۲ تا ۰/-/ ۲۷ شکر دیسی
۰/۲۲ تا ۰/-/ ۲۹ گھی دیسی ۰/-/ ۱۸۷

دہلی ۲۳ جنوری: - دستور ساز اسمبلی کے سکھ ممبروں نے وائسرائے ہند سے ملاقات کی۔